سوم ایڈیشن: شوال المکرم 1444ھ/ مئی 2023

خواتین کے لیے سنّت کے مطابق نماز کی ادائیگی اور نماز کے بنیادی مسائل پر مشتمل عام فہم رسالہ

خواتین کی نماز کا سُنّت طریقہ

مع کلماتِ نماز، کلمہ طیّبہ، کلمہ شہادت، ایمانِ مجمل، ایمانِ مُفَصَّل اور ان کا ترجمہ

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

فہرست

- خواتین کی نماز کا مکمل طریقہ۔
- خواتین کی نماز سے متعلق چند اہم مسائل۔
- نماز کب فرض ہوتی ہے؟
- ناپاکی کے مخصوص ایام میں نماز کا حکم۔
- نماز کے لیے جسم، کپڑے اور جگہ کی پاکی کا حکم۔
- نماز کے لیے وضو یا غسل کا حکم۔
- نماز کے لیے خصوصی طور پر پردے کا حکم۔
- مرد اور عورت کی نماز میں فرق۔
- عورت کے لیے نماز پڑھنے کی افضل جگہ کون سی ہے؟
- نماز ادا کرنے کے لیے قبلہ رخ ہونے کا حکم۔
- نمازوں کے اوقات۔
- عام نفل نماز کس وقت پڑھنا جائز ہے؟
- قضا نماز کس وقت ادا کرنا جائز ہے؟
- فجر کی سنتیں کب ادا کی جائیں؟
- نمازوں کی رکعات۔
- نماز کی نیت کے مسائل۔
- نمازوں میں قیام کا حکم۔

- سکون واطمینان سے نماز ادا کرنے کی اہمیت۔
- ثناء،اَعُوذ باللہ اور بسم اللہ کس کس رکعت میں پڑھنی ہے؟
- سورتِ فاتحہ کے بعد سورت پڑھنے کا حکم۔
- نماز کے آخر میں دعا سے متعلق اہم مسائل۔
- نمازِ وتر ادا کرنے کا طریقہ۔
- سجدہ سہو کرنے کا طریقہ۔
- نماز میں خشوع حاصل کرنے کے لیے آنکھیں بند کرنے کا حکم۔
- خواتین کے لیے تراویح ادا کرنے کا حکم۔
- کلماتِ نماز، کلمہ طیّبہ، کلمہ شہادت، ایمانِ مجمل، ایمانِ مفصل اور ان کا ترجمہ۔

وضاحت:

اس تحریر کا مقصد یہ ہے کہ عام فہم اور مختصر انداز میں خواتین کو نماز کا طریقہ اور اس کے بنیادی مسائل سکھائے جائیں۔ خواتین سے گزارش ہے کہ اس کا مطالعہ کریں اور اس کے مطابق اپنی نمازوں کو درست کریں، اسی طرح مرد حضرات کو بھی چاہیے کہ وہ ان مسائل سے اپنی خواتین کو آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ قبولیت اور نافعیت عطا فرمائے۔

مبین الرّحمٰن
مدرسۃ الصّفّہ، محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

خواتین کی نماز کا مکمل طریقہ:

نماز شروع کرتے وقت باوضو ہو کر کسی پاک جگہ قبلہ رخ کھڑی ہو جائے، سینہ یا سر نہ جھکائے بلکہ جسم مکمل طور پر سیدھا رکھے، اور اپنی نظر سجدے کی جگہ کی طرف رکھے۔ دونوں پاؤں کا رُخ قبلہ کی طرف رکھے، اور دونوں کو قریب قریب رکھے، دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں جتنا فاصلہ رکھے، البتہ اگر دونوں کو مِلا لے تب بھی درست ہے۔ نماز سے پہلے کسی موٹی چادر یا دوپٹے سے سر، بال، گردن، سینہ، بازو، کلائی، پنڈلی، ٹخنے اور دیگر بدن کو اچھی طرح چھپالے۔ نماز شروع کرنے سے پہلے نماز کی نیت کرے، دل میں نیت کرلینا کافی ہے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں البتہ اگر کوئی عورت زبان سے بھی نیت کرلے تب بھی درست ہے۔ پھر تکبیرِ تحریمہ کے لیے چھاتی تک ہاتھ اٹھائے اس طور پر کہ انگلیاں کندھوں تک پہنچ جائیں، ہاتھ قبلہ رخ اور انگلیاں سیدھی رکھے، البتہ ہاتھ اٹھاتے وقت دوپٹے اور چادر سے ہاتھ باہر نہ نکالے بلکہ اندر ہی اندر دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سینے پر ہاتھ اس طرح رکھے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر آجائے، مردوں کی طرح ہاتھ نہ باندھے۔ پھر ثنا یعنی ’’سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ‘‘ پڑھے، پھر تعوُّذ یعنی ’’اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ‘‘اور پھر تسمیہ یعنی ’’بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ‘‘پڑھے، پھر سورتِ فاتحہ اور پھر اس کے بعد کوئی اور سورت پڑھے۔ یہاں تک قیام پورا ہو گیا۔ پھر رکوع کرے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ رکوع کے لیے جاتے وقت تکبیر کہے اس طرح کہ جھکتے ہوئے تکبیر شروع کرے اور رکوع میں پہنچ کر تکبیر ختم کردے۔ رکوع میں پوری طرح نہ جھکے بلکہ تھوڑا سا جھک جائے، وہ بھی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، اور خوب سمٹ کر رکوع کرے کہ بازوؤں کو پہلوؤں (یعنی کہنیوں کو پسلیوں) سے مِلا لے، گھٹنوں کو سیدھا نہ رکھے بلکہ تھوڑا سا آگے جھکا لے (یعنی ذرا سا خم دے دے)، ہاتھوں سے گھٹنوں نہ پکڑے بلکہ ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لے اور انگلیاں آپس میں مِلا لے، نظر پاؤں کی طرف رکھے، اور دونوں پاؤں آپس میں تقریباً مِلا

لے۔ رکوع خوب اطمینان سے کرے کہ کم از کم تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيم" اطمینان سے پڑھ سکے۔ رکوع سے اٹھتے ہوئے تسمیع یعنی "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" اس طرح کہے کہ رکوع سے اٹھتے ہوئے شروع کرے اور کھڑے ہوتے ہی ختم کردے۔ رکوع کے بعد خوب سیدھا ہو کر اطمینان سے کھڑی ہو جائے اور تحمید یعنی "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہے۔ پھر سجدہ کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ سجدے کے لیے جاتے ہوئے تکبیر کہے اس طرح کہ جھکتے ہوئے شروع کرے اور سجدے میں پہنچ کر ختم کردے۔ سجدے میں جاتے ہوئے سینہ آگے کو جھکاتے ہوئے جائے، زمین پر پہلے اپنے گھٹنے رکھے، پھر ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی رکھے، اور ہاتھوں کی انگلیاں مِلا کر قبلہ رخ رکھے۔ واضح رہے کہ آجکل خواتین میں سجدہ میں جانے کا یہ طریقہ رائج ہے کہ وہ سجدے میں جاتے ہوئے پہلے بیٹھ جاتی ہیں اور دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لیتی ہیں، پھر سجدے میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ زمین پر رکھتی ہیں، پھر ناک اور پھر پیشانی؛ سو یہ طریقہ درست ہے۔ سجدے میں سر اور ہاتھوں کو رکھنے کا سنت طریقہ یہ ہے (جیسا کہ مرد کے لیے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے کا سنت طریقہ ہے) کہ سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر آجائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دونوں ہاتھوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہونا چاہیے جتنا کہ تکبیرِ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے۔ سجدہ کرتے وقت خوب سمٹ کر اور دَب کر سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں سے مل جائے، کہنیاں زمین پر بچھا دے اور سینے (یعنی پہلو) سے بھی لگا دے، دونوں پاؤں کو دائیں طرف نکال کر زمین پر بچھا دے، اور جتنا ہو سکے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے، سجدے کی حالت میں نگاہ ناک کی طرف رکھے۔ سجدہ خوب اچھی طرح کرے جس میں اطمینان سے کم از کم تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" پڑھ سکے۔ سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی اٹھائے، پھر ناک اور پھر ہاتھ اٹھائے، سجدے سے اٹھتے ہوئے تکبیر شروع کرے اور بیٹھتے ہی ختم کرے۔ سجدے سے اٹھنے کے بعد بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دوزانوں ہو کر یوں بیٹھے کہ دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں سُرین پر بیٹھ جائے، دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھے۔ دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح

رکھے کہ انگلیاں سیدھی ہوں، ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رخ ہوں، اور نظر اپنی گود کی طرف رکھے۔ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہا جاتا ہے۔ پھر دوسرا سجدہ اسی طرح کرے جس طرح پہلا سجدہ کیا گیا، دوسرا سجدہ کر کے دوسری رکعت کے لیے اٹھ جائے، اٹھتے وقت بلا ضرورت زمین کا سہارا نہ لے، اور اٹھتے ہوئے تکبیر شروع کرے اور کھڑے ہوتے ہی ختم کر دے۔ یہ پہلی رکعت مکمل ہوئی۔

دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرنی ہے جس طرح پہلی رکعت ادا کی گئی، البتہ دوسری رکعت میں پہلے "بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ" پڑھے، پھر فاتحہ اور پھر کوئی سورت۔ دوسری رکعت ادا کر کے قعدہ میں بیٹھ جائے (جس کا طریقہ ما قبل میں جلسہ کے بیان میں ذکر ہو چکا)، اور التحیات سے شروع کرے، پھر تشہد پڑھتے ہوئے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے، اشارہ کرتے وقت دائیں ہاتھ کی درمیان والی بڑی انگلی اور انگوٹھے کے سِروں کو مِلا کر گول سا حلقہ بنائے اور کنارے کی چھوٹی انگلی (یعنی چھنگلی) اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کر لے، اور "لَآ اِلٰهَ" پر شہادت کی انگلی کو اوپر اٹھا کر قبلہ کی طرف اشارہ کرے، اور "اِلَّا اللّٰهُ" کہتے وقت اس کو ذرا جھکا دے اور آخر تک ہاتھ کو اسی طرح رہنے دے۔ تشہد کے بعد درود شریف اور پھر دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر لے، سلام پھیرتے وقت کندھے کی طرف نگاہ رکھے، اور دائیں بائیں جانب سلام پھیرتے وقت فرشتوں اور نیک جِنّات کو سلام کرنے کی نیت کرے۔ یہ دو رکعت نماز کا طریقہ مکمل ہو چکا۔

(ردالمحتار، فتاویٰ عالمگیری، بہشتی زیور، نمازیں سنّت کے مطابق پڑھیں از شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم، خواتین کا طریقہ نماز از حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دام ظلہم، مرد اور عورت کی نماز میں فرق کا ثبوت از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

خواتین کی نماز سے متعلق چند اہم مسائل

نماز کب فرض ہوتی ہے؟

نماز ہر عاقل بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ لڑکی جب تک بالغ نہ ہوئی ہو تو اس کے ذمّے نماز فرض نہیں، البتہ بلوغت سے پہلے بھی اس کو نماز کی عادت ڈالنی چاہیے اور ان کو بھرپور ترغیب دینی چاہیے۔ جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کے ذمے نماز فرض ہو جاتی ہے۔ واضح رہے کہ جب لڑکی کی عمر اسلامی سال کے اعتبار سے 9 سال ہو جائے تو اس کے بعد جب بھی بلوغت کی علامات [جیسے ماہواری، احتلام وغیرہ] ظاہر ہو جائیں تو یہ بالغ ہو جاتی ہے، البتہ اگر کوئی بھی علامت ظاہر نہ ہو تو پھر اسلامی سال کے اعتبار سے 15 سال کی عمر میں لڑکی بالغ شمار کی جائی گے۔

(صحیح مسلم حدیث: 4814 مع تکملۃ فتح الملہم، رد المحتار، العالمگیریہ، کنز الدقائق مع البحر الرائق)

ناپاکی کے مخصوص ایام میں نماز کا حکم:

حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے لیے نماز ادا کرنا جائز نہیں، بلکہ ان ایام میں نماز معاف ہے، جس کی قضا بھی نہیں۔ (رد المحتار)

نماز کے لیے جسم، کپڑے اور جگہ کی پاکی کا حکم:

1۔ نماز ادا کرنے کے لیے جسم، کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے، اس لیے نماز سے پہلے تحقیق کر لی جائے کہ کہیں کوئی گندگی تو نہیں لگی، تاکہ اس کو صاف کر لیا جائے۔ بعض خواتین پاکی کا اچھی طرح خیال نہیں رکھتیں حتیٰ کہ بچے کا پیشاب اگر کپڑوں یا جسم پر لگ جائے تو اس کو بھی اہتمام سے اچھی طرح نہیں دھوتیں، یاد رہے کہ بچہ چاہے جتنا بھی چھوٹا ہو اس کا پیشاب بھی ناپاک ہے، اس کو بھی دھونا ضروری ہے۔

2۔ زمین اگر پاک ہو تو اس پر مصلّی وغیرہ بچھائے بغیر بھی نماز ادا کرنا درست ہے۔

3۔ زمین پر اگر کوئی نجاست لگ جائے [جیسے پیشاب یا ناپاک پانی وغیرہ]، اور پھر وہ زمین کسی بھی وجہ سے ایسی سوکھ جائے کہ اس نجاست کا کوئی اثر باقی نہ رہے تو وہ زمین پاک ہو جاتی ہے، اس کو دھونے کی ضرورت نہیں رہتی، اس لیے ایسی زمین پر کچھ بچھائے بغیر بھی نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ ایسی زمین پر تیمم کرنا جائز نہیں۔ اور اگر ایسی زمین کو خشک ہو جانے کے بعد پانی لگ بھی جائے تب بھی وہ پاک ہی کہلائے گی اور وہ پانی بھی پاک ہی شمار ہوگا۔

4۔ یاد رہے کہ جگہ کے پاک ہونے سے مراد دونوں قدموں، ہاتھوں، گھٹنوں اور پیشانی رکھنے کی جگہ ہے، نہ کہ پوری جگہ، اس لیے اگر کوئی قالین، جائے نماز یا زمین وغیرہ ناپاک ہو لیکن نمازی کے دونوں قدم، گھٹنے، ہاتھ اور پیشانی کی جگہ پاک ہو تو اس صورت میں بھی نماز ادا ہو جائے گی۔

(سنن ابی داود حدیث: 382 مع اعلاء السنن، البحر الرائق، رد المحتار، الہندیہ، فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ عثمانی)

نماز کے لیے وضو یا غسل کا حکم:

نماز کے لیے باوضو ہونا ضروری ہے، چاہے وضو کرے یا غسل، البتہ اگر کسی عورت پر جنابت یا حیض ونفاس کی وجہ سے غسل فرض ہو چکا ہو تو ایسی صورت میں نماز کے لیے غسل کرنا ضروری ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ وضو یا غسل مکمل طور پر اچھے طریقے سے کرنا چاہیے، بعض خواتین جلدی میں ٹھیک طرح وضو یا غسل نہیں کرتیں جس کی وجہ سے بعض جگہیں خشک رہ جاتی ہیں، ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ جب وضو یا غسل ٹھیک طرح نہیں ہوا تو نماز بھی نہیں ہوگی۔ (رد المحتار)

نماز کے لیے خصوصی طور پر پردے کا حکم:

عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز سے پہلے اپنے سارے جسم، سر، بال، گردن، سینہ، بازو، کلائی، پنڈلی، ٹخنے وغیرہ کو اچھی طرح چھپالے۔ یاد رہے کہ لباس، دوپٹہ یا چادر اس قدر موٹے ہونے ضروری ہیں کہ جسم اور بال نظر نہ آئیں، ورنہ تو نماز نہیں ہوگی۔ بعض خواتین پردے کا خیال نہیں رکھتیں جس کی وجہ

سے ظاہر ہے کہ ان کی نماز ہی نہیں ہوتی۔اس لیے پردے کا خوب اچھی طرح اہتمام کرنا چاہیے۔
(ردالمحتار، بہشتی زیور، نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں، خواتین کا طریقہ نماز از حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دام ظلہم)

مرد اور عورت کی نماز میں فرق:

شریعت نے عورت اور مرد کے مابین نماز کے معاملے میں واضح فرق رکھا ہے، جس کی وجہ سے متعدد مسائل میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے،ان میں سے ایک اہم اور بنیادی فرق یہ ہے کہ عورت کے لیے نماز میں وہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے جو عورت کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو اور یہی طریقہ اللہ تعالٰی کو پسند ہے،اس لیے اوپر عورت کی نماز کا جو طریقہ بیان ہو چکا اس کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے اور اسی کے مطابق عمل کرنا چاہیے،اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں حتی کہ وہ عورتوں کو مردوں کی طرح نماز پڑھنے پر مجبور کرتے ہیں، تو ایسے لوگ کھلی غلطی کا شکار ہیں کیوں کہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق کا ہونا متعدد دلائل سے ثابت ہے، ملاحظہ فرمائیں:

(السنن الكبرىٰ للبيهقي باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ تَرْكِ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ مع حديث: 3324،3325. مصنف ابن أبي شيبة حديث: 2486 - 2489،2799،2793 – 2798. مجمع الزوائد حديث: 2594. المعجم الكبير حديث: 28. مراسيل أبي داود حديث: 87. مصنف عبد الرزاق حديث: 5066،5068،5069، 5071. فیض القدیر۔ مرد اور عورت کی نماز میں فرق کا ثبوت از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

عورت کے لیے نماز پڑھنے کی افضل جگہ کون سی ہے؟

پردہ عورت کے لیے بہترین زیور ہے جو کہ اس کی حیا کا تقاضا بھی ہے کیوں کہ عورت نام ہی پردے کا ہے،اس لیے عورت کے لیے پردے میں رہنا اللہ تعالٰی کے نزدیک انتہائی محبوب عمل ہے، وہ جس قدر پردے میں رہے گی اتنا ہی اس کے لیے افضل ہے۔اسی پردے اور حیا کی وجہ سے عورت کے لیے گھر کی کسی پوشیدہ جگہ

میں نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ افضل ہے، جیسے صحن سے برآمدے میں نماز پڑھنا افضل ہے، برآمدے سے کمرے میں نماز ادا کرنا افضل ہے اور کمرے میں بھی کسی پوشیدہ کونے میں نماز ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ عورت کو نماز کے لیے مسجد جانا چاہیے، یاد رہے کہ ان کی یہ بات درست نہیں بلکہ یہ واضح غلطی ہے۔

(سنن ابی داود حدیث: 570، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث: 7697، 7702، مجمع الزوائد حدیث: 2115، 2118، المستدرک للحاکم حدیث: 757، مرقاۃ المفاتیح، رد المحتار)

نماز ادا کرنے کے لیے قبلہ رخ ہونے کا حکم:

نماز ادا کرنے کے لیے قبلہ رخ ہونا فرض ہے، بعض خواتین تحقیق کیے بغیر کسی بھی طرف رخ کر کے نماز شروع کر لیتی ہیں، یاد رہے کہ یہ واضح غلطی ہے، بلکہ قبلہ رخ ہونے کا خوب اہتمام ہونا چاہیے۔ (رد المحتار)

نمازوں کے اوقات:

نماز ادا کرنے سے پہلے دیکھ لیا جائے کہ نماز کا وقت داخل ہوا ہے یا نہیں، کیوں کہ جب تک کسی نماز کا وقت داخل نہ ہو تو وہ نماز ادا نہیں ہوتی۔ (رد المحتار)

نمازِ فجر: نمازِ فجر کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک ہے، اس دوران جب بھی فجر کی نماز ادا کی جائے تو درست ہے البتہ عورت کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ وقت داخل ہو جانے کے بعد روشنی پھیلنے سے پہلے پہلے فجر ادا کر لے۔ اور جب سورج نکلنا شروع ہو جائے تو فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔

نمازِ ظہر: دوپہر کو جب زوال ہو جائے تو نمازِ ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور یہ عصر تک رہتا ہے، نمازِ عصر کا وقت شروع ہوتے ہی ظہر کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔

نمازِ عصر: جیسے ہی نمازِ ظہر کا وقت ختم ہو جائے تو نمازِ عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، نمازِ عصر کا وقت مغرب تک رہتا ہے، نمازِ مغرب کا وقت شروع ہوتے ہی نمازِ عصر قضا ہو جاتی ہے، البتہ نمازِ عصر میں بلا عذر اس

قدر تاخیر کرنا گناہ ہے کہ سورج پیلا پڑ جائے اور اس کی طرف سہولت سے دیکھا جاسکے یعنی مکروہ وقت داخل ہو جائے، واضح رہے کہ سورج غروب ہونے سے پہلے کے پندرہ منٹ عصر کا مکروہ وقت شمار ہوتے ہیں۔

نمازِ مغرب: جیسے ہی نمازِ عصر کا وقت ختم ہو جائے تو مغرب کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے، نمازِ مغرب کا وقت عشا تک رہتا ہے، نمازِ عشا کا وقت شروع ہوتے ہی مغرب کی نماز قضا ہو جاتی ہے، البتہ مغرب کی نماز وقت داخل ہو جانے کے بعد جلد از جلد ادا کرنی چاہیے، واضح رہے کہ مغرب کی نماز میں کسی مجبوری کے بغیر اس قدر تاخیر کرنا گناہ ہے کہ اندھیرا پھیل جائے اور تارے نکل آئیں یعنی عشا کا وقت قریب آجائے، البتہ عشا کا وقت داخل ہونے سے پہلے ادا کی جانے والی مغرب کی نماز ادا ہی شمار ہوگی۔

نمازِ عشا: نمازِ مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی نمازِ عشا کا وقت شروع ہو جاتا ہے، عشا کی نماز کا وقت فجر تک رہتا ہے، نمازِ فجر کا وقت شروع ہوتے ہی عشا کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار وغیرہ)

نمازِ وتر: جو وقت نمازِ عشا کا ہے وہی نمازِ وتر کا ہے، البتہ وتر کو عشا سے پہلے ادا کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر کسی نے بھول کر عشا سے پہلے وتر ادا کرلی تو ادا ہو جائے گی، اسی طرح اگر وتر ادا کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ عشا کی فرض نماز تو فاسد ہو گئی تھی تو ایسی صورت میں بھی وتر دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔

(ردالمحتار، عالمگیری، عمدۃ الفقہ و دیگر کتب)

واضح رہے کہ خواتین کے ذمّے نہ تو نمازِ جمعہ فرض ہے اور نہ ہی عیدین کی نماز واجب ہے۔

مسئلہ:

خواتین مسجد کی اذان کی پابند نہیں بلکہ جیسے ہی نماز کا وقت داخل ہو جائے تو وہ نماز ادا کرسکتی ہیں اگرچہ مسجد کی اذان نہ ہوئی ہو، البتہ جن خواتین کو وقت داخل ہونے کا علم نہیں ہوتا تو ان کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ مسجد کی اذان کا انتظار کر لیا کرے۔

عام نفل نماز کس وقت پڑھنا جائز ہے؟

عام نفل نماز کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں بلکہ یہ شب و روز میں کسی بھی وقت ادا کی جا سکتی ہے، البتہ تین اوقات ایسے ہیں کہ جن میں نفل پڑھنا جائز نہیں:

1۔ صبح صادق سے لے کر سورج نکل آنے تک۔

2۔ دوپہر کو زوال کے وقت، یہ احتیاطاً دس منٹ تک رہتا ہے۔

3۔ عصر کی فرض نماز سے لے کر مغرب تک۔

قضا نماز کس وقت ادا کرنا جائز ہے؟

قضا نماز ادا کرنے کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں بلکہ جب بھی موقع ملے تو ادا کر لینی چاہیے، البتہ تین اوقات میں قضا نماز پڑھنا جائز نہیں:

1۔ جب سورج نکل رہا ہو، یہ وقت تقریباً دس منٹ تک رہتا ہے۔

2۔ دوپہر کو زوال کے وقت، یہ بھی احتیاطاً دس منٹ تک رہتا ہے۔

3۔ جب سورج ڈوب رہا ہو، یہ مغرب کا وقت داخل ہونے سے پہلے کا وقت ہے جو کہ تقریباً پندرہ منٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔

فجر کی سنتیں کب ادا کی جائیں؟

فجر کی سنتیں فجر کی فرض نماز سے پہلے پڑھنی چاہییں، اگر کسی نے فرض سے پہلے سنت نہیں پڑھی تو فرض پڑھ لینے کے بعد سورج طلوع ہونے تک سنت پڑھنا درست نہیں، بلکہ جب سورج طلوع ہو جائے تو پھر اس دن کے زوال سے پہلے تک ان سنتوں کی قضا پڑھنا بہتر ہے، اس کے بعد ان کی قضا نہیں۔ (ردالمحتار)

نمازوں کی رکعات:

- نمازِ فجر کی چار رکعات ہیں: دو رکعات سنتِ مؤکدہ اور دو رکعات فرض۔
- نمازِ ظہر کی دس رکعات ہیں: چار سنتِ مؤکدہ، چار فرض اور دو سنتِ مؤکدہ۔
- نمازِ عصر کی چار رکعات فرض ہیں۔
- نمازِ مغرب کی پانچ رکعات ہیں: تین فرض اور دو سنتِ مؤکدہ۔
- نمازِ عشا کی نَو رکعات ہیں: چار فرض، دو سنتِ مؤکدہ اور تین وتر واجب۔

نماز کی نیت کے مسائل:

1۔ نماز کے لیے نیت کرنا فرض ہے، نیت در حقیقت دل کے ارادے اور عزم کا نام ہے، اس لیے دل میں نیت کرلینا کافی ہے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں البتہ اگر کوئی زبان سے بھی نیت کرلے تب بھی درست ہے، اور کوشش یہ کرے کہ نیت طویل نہ ہو بلکہ مختصر سی ہو جیسے فرض نماز کی نیت یوں کرے: میں فجر کی دو رکعت فرض نماز ادا کرتی ہوں، یا: میں ظہر کی چار رکعت فرض نماز ادا کرتی ہوں۔ اور سنتوں کی نیت یوں کرے: میں ظہر کی چار رکعت سنت ادا کرتی ہوں، یا: میں مغرب کی دو رکعت سنت ادا کرتی ہوں۔ اور وتر کی نیت یوں کرے: میں تین رکعت وتر ادا کرتی ہوں۔ اور نفل کی نیت یوں کرے: میں دو رکعت نفل نماز ادا کرتی ہوں، یا: میں دو رکعت اشراق کی نماز ادا کرتی ہوں۔ اور قضا نماز کی نیت یوں کرے: میں ظہر کی چار رکعت قضا فرض نماز ادا کرتی ہوں، یا: میں فجر کی دو رکعت قضا فرض نماز ادا کرتی ہوں۔ اور اگر بہت سی نمازیں قضا ہو چکی ہوں تو یوں نیت کرے: میں ظہر کی پہلی چار رکعت قضا فرض نماز ادا کرتی ہوں، یا: میں فجر کی پہلی دو رکعت قضا فرض نماز ادا کرتی ہوں۔ اسی طرح ہر قضا نماز ادا کرتے وقت پہلی نماز کا ذکر کرے۔ واضح رہے کہ اگر کسی کو زبان سے نیت کرنے میں مشکل پیش آتی ہو تو دل ہی دل میں نیت کرلیا کرے۔ (رد المحتار وغیرہ)

2۔ بعض خواتین کو نیت کے بارے میں شک کی بیماری لگ جاتی ہے کہ وہ بار بار نیت کرتی ہیں اور پھر بھی یہ

سمجھتی ہیں کہ نیت نہیں ہوئی، تو ایسی خواتین کو چاہیے کہ وہ شک کی طرف ہر گز توجہ نہ دیا کریں کیوں کہ شک کی طرف جتنی بھی توجہ دی جائے تو شک اتنا ہی بڑھتا ہے، اسی طرح ان کو چاہیے کہ وہ زبان سے نیت نہ کریں بلکہ دل ہی میں نیت کر لیا کریں تاکہ یہ شک ختم ہو سکے۔ اور یہ مسئلہ بھی یاد رہے کہ اگر کسی کے دل میں صحیح نیت ہو لیکن زبان سے نیت کرتے وقت اس سے غلطی ہو جائے جیسے عصر کی جگہ مغرب کہہ دیا، یا چار رکعات کی جگہ تین کہہ دیا تو اس سے نماز پر کچھ فرق نہیں پڑتا بلکہ نماز بالکل درست ہے کیوں کہ اصل اعتبار دل کی نیت کا ہے اور دل کی نیت درست ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ)

نمازوں میں قیام کا حکم:

فرض نمازوں اور واجب نماز جیسے وتر میں قیام فرض ہے کہ کسی مجبوری کے بغیر بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں۔ سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ اور نفل نمازوں میں قیام فرض نہیں، اس لیے یہ نمازیں بیٹھ کر بھی ادا کرنا جائز ہیں، البتہ کسی مجبوری کے بغیر بیٹھ کر یہ نمازیں ادا کرنے سے آدھا ثواب ملتا ہے، البتہ سنت مؤکدہ نمازوں میں کوشش یہی ہونی چاہیے کہ بلا عذر بیٹھ کر ادا نہ کی جائیں، خصوصًا فجر کی سنتوں میں قیام کا خصوصی اہتمام ہونا چاہیے کیوں کہ بعض فقہاء کرام نے ان میں بھی قیام کو فرض قرار دیا ہے۔ بہت سی خواتین معمولی عذر یا صرف تھکاوٹ کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کرتی ہیں جبکہ وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے پر قدرت رکھتی ہیں، انھیں یہ مسئلہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

سکون واطمینان سے نماز ادا کرنے کی اہمیت:

رکوع کے بعد سیدھا کھڑے ہونے کو قَومہ کہا جاتا ہے، اسی طرح دو سجدوں کے درمیان میں بیٹھنے کو جَلسہ کہا جاتا ہے، یہ دونوں واجب ہیں اور ان کو اس قدر اطمینان سے ادا کرنا بھی واجب ہے کہ جسم کے اعضا اپنی جگہ پُر سکون ہو جائیں، جس کی مقدار ایک تسبیح (یعنی سبحان اللہ یا سبحان ربی الاعلیٰ) کے برابر ہے، اس لیے قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ وغیرہ خوب اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنے چاہییں، ان میں جلدی ہر گز نہیں کرنی

چاہیے۔ بعض خواتین رکوع میں جاتے ہی فورًا اُٹھ کھڑی ہوتی ہیں، یا رکوع سے اٹھتے ہی فورًا سجدے میں چلی جاتی ہیں اور اطمینان سے قومہ نہیں کرتیں، یا پہلے سجدے سے سر اٹھاتے ہی دوسرے سجدے میں چلی جاتیں ہیں اور اطمینان سے جلسہ نہیں کرتیں؛ تو یاد رہے کہ یہ گناہ ہے اور ایسی خواتین کے ذمے یہ نماز دوبارہ ادا کرنا واجب ہے۔ اس لیے یہ مسئلہ بھی اچھی طرح ذہن نشین کرلینا چاہیے۔ (ردالمحتار)

ثنا، اَعُوذ باللہ اور بسم اللہ کس کس رکعت میں پڑھنی ہے؟

ہر نماز کی پہلی رکعت کے شروع میں ثنا، اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنا سنت ہے، جبکہ باقی تمام رکعتوں کے شروع میں سورتِ فاتحہ سے پہلے صرف بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ (ردالمحتار)

سورتِ فاتحہ کے بعد سورت پڑھنے کا حکم:

1۔ سنت نمازوں، نفل نمازوں اور نمازِ وتر کی تمام رکعتوں میں فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنا واجب ہے، جبکہ فرض نمازوں کی صرف پہلی دو رکعتوں میں سورتِ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنا واجب ہے بس! فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورتِ فاتحہ کے بعد سورت نہیں پڑھنی چاہیے، لیکن اگر کسی نے سورت پڑھ لی تو نماز پھر بھی درست ہے، سجدہ سہو کی بھی ضرورت نہیں۔

2۔ سورتِ فاتحہ کے بعد سورت ملانے کی تفصیل یہ ہے کہ یا تو کوئی بھی سورت مِلالی جائے، یا کم از کم تین چھوٹی آیتیں، یا ایک آیت یا دو ایسی آیات جو تیس حروف کے برابر ہوں وہ مِلالی جائیں۔ یہ تو کم از کم مقدار ہے، جس سے نماز درست ہو سکے گی، لیکن ہر مؤمن کو حسبِ استطاعت زیادہ سے زیادہ سورتیں یاد ہونی چاہییں تاکہ وہ نمازوں میں صرف مختصر قرأت پر اکتفانہ کرے بلکہ ذرا طویل قرأت کا لطف بھی اٹھائے۔ (ردالمحتار)

نماز کے آخر میں دعا سے متعلق اہم مسائل:

نماز کے آخر میں سلام سے پہلے جو دعا مانگی جاتی ہے اس میں کوئی خاص دعا مقرر نہیں ہے بلکہ کوئی بھی

مناسب دعا مانگی جاسکتی ہے البتہ ان امور کا لحاظ رکھا جائے:

1۔ دعا عربی زبان میں ہو۔

2۔ قرآن وحدیث سے ثابت دعاؤں کا اہتمام بہتر اور زیادہ اہم ہے۔

3۔ عربی دعا میں بھی ایسی چیز نہ مانگی جائے جو مخلوق سے مانگی جاسکتی ہو یعنی وہ چیز دینا مخلوق کے بس میں بھی ہو جیسے اے اللہ! مجھے کھانا دے دے، مجھے کپڑے دے دے؛ نماز میں ایسی دعا کی ممانعت ہے۔ (ردالمحتار)

نمازِ وتر ادا کرنے کا طریقہ:

نمازِ وتر میں دوسری رکعت کے قعدے سے اٹھنے کے بعد پہلے بسم اللہ، پھر فاتحہ اور پھر سورت پڑھے، اس کے بعد تکبیر کے لیے ہاتھ اٹھائے، اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لے، پھر دعائے قنوت پڑھے، اس کے بعد رکوع کر کے نماز مکمل کرلے، اگر کوئی عورت وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں چلی جائے تو اس کو چاہیے کہ آخر میں سجدہ سہو کرلے تو نماز درست ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ:

1۔ نماز میں بعض غلطیاں ایسی سرزد ہو جاتی ہیں کہ جن کی تلافی کے لیے نماز کے آخر میں سجدہ سہو کی ضرورت پڑتی ہے۔ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں تشہد پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیرا جائے پھر اس کے بعد دو سجدے کیے جائیں، پھر التحیات سے شروع کر کے آخر تک پڑھ کر سلام پھیر لیا جائے۔
(ردالمحتار)

2۔ اگر کسی نے درود شریف یا دعا پڑھنے کے بعد سجدہ سہو کیا تب بھی درست ہے۔ اور اگر کسی نے دائیں طرف سلام پھیرے بغیر ہی سجدہ سہو کرلیا تب بھی سجدہ سہو ادا ہو جائے گا البتہ جان بوجھ کر ایسا کرنا اچھا نہیں ہے۔

3۔ نماز میں ایسی غلطی ہو جائے جس سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہو تو ایسی صورت میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے، اگر سجدہ سہو ادا نہ کیا تو نماز واجب الاِعادہ ہو گی یعنی دوبارہ پڑھنی واجب ہو گی۔ (ردالمحتار)

نماز میں خشوع حاصل کرنے کے لیے آنکھیں بند کرنے کا حکم:

نماز میں آنکھیں کھلی ہی رکھنی چاہیے، آنکھیں کھلی رکھ کر ہی خشوع پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے البتہ اگر آس پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جو خشوع پیدا کرنے میں رکاوٹ ہو اور اس کی وجہ سے دھیان بٹ رہا ہو تو ایسے میں اگر کوئی شخص آنکھیں بند رکھے تا کہ توجہ رہے تو درست ہے۔ (ردالمحتار، اصلاحی خطبات)

خواتین کے لیے تراویح ادا کرنے کا حکم:

ماہِ رمضان کی ہر رات اپنے گھروں میں عشا کی نماز کے بعد بیس رکعات تراویح ادا کرنا خواتین کے لیے سنتِ مؤکدہ ہے۔اس لیے خواتین کو چاہیے کہ وہ بھی تراویح کا اہتمام کریں۔ بعض خواتین تراویح کو اہمیت نہیں دیتیں بلکہ اس کو ترک کرنے کے لیے معمولی بہانوں کا بھی سہارا لیتی ہیں، ان کا یہ طرزِ عمل ہر گز درست نہیں۔ (ردالمحتار)

کلماتِ نماز

مع کلمہ طیّبہ، کلمہ شہادت، ایمانِ مجمل، ایمانِ مفصّل اور ان کا ترجمہ

کلمہ طیّبہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

کلمہ شہادت:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

ایمان مُجْمَل:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ، وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ،
اِقْرَارٌۢ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌۢ بِالْقَلْبِ.

میں اللہ پر ایمان لائی جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفات کے ساتھ ہے، اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے، اقرار کیا زبان سے اور تصدیق کی دل سے۔

ایمان مُفَصَّل:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

میں ایمان لائی اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر (بھی میں ایمان لائی)۔

نماز

تکبیر:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ.

اللہ سب سے بڑا ہے۔

ثنا:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ.

ترجمہ: اے اللہ! ہم تیری پاکی بیان کرتی ہیں اور تیری تعریف کرتی ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

تعوّذ:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

میں اللہ کی پناہ مانگتی ہوں شیطان مردود سے۔

تسمیہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع اللہ کے نام سے جو سب پر مہربان، بہت مہربان ہے۔

سورۃُالفاتحہ:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ (١) الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ (٢) مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ (٣) اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ (٤) اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ (٥) صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ (٧) اٰمِيۡن.

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، جو سب پر مہربان، بہت مہربان ہے، جو روزِ جزا کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما، اُن لوگوں کے راستے کی جن پر تونے انعام کیا ہے، نہ کہ اُن لوگوں کے راستے کی جن پر غضب نازل ہوا، اور نہ اُن کے راستے کی جو بھٹکے ہوئے ہیں۔

سورۃُالکوثر:

اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ (١) فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ (٢) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ (٣)

ترجمہ: (اے پیغمبر!) یقین جانو ہم نے تمہیں کوثر عطا کردی ہے، لہٰذا تم اپنے پروردگار (کی خوشنودی) کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو، یقین جانو تمہارا دشمن ہی وہ ہے جس کی جڑ کٹی ہوئی ہے۔

سورۃُالاخلاص:

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (١) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (٢) لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ (٣)
وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (٤)

ترجمہ: کہہ دو: بات یہ ہے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے، اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، نہ اُس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اُس کے جوڑ کا بھی کوئی نہیں۔

سورۃُ الفلق:

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ‎(١)‏ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ‎(٢)‏ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ‎(٣)‏
وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِ ‎(٤)‏ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ‎(٥)‏

ترجمہ: کہو کہ: میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے، اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے، اور ان جانوں کے شر سے جو (گنڈے کی) گرہوں میں پھونک مارتی ہیں، اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

سورۃُ النّاس:

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ‎(١)‏ مَلِكِ النَّاسِ ‎(٢)‏ اِلٰهِ النَّاسِ ‎(٣)‏ مِنۡ شَرِّ
الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ‎(٤)‏ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ‎(٥)‏ مِنَ الۡجِنَّةِ
وَالنَّاسِ ‎(٦)‏

ترجمہ: کہو کہ: میں پناہ مانگتا ہوں سب لوگوں کے پروردگار کی، سب لوگوں کے بادشاہ کی، سب لوگوں کے معبود کی، اُس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو پیچھے کو چھپ جاتا ہے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، چاہے وہ جِنّات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

رکوع کی تسبیح:

سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡعَظِيۡمِ.

پاک ہے میرا عظیم رب۔

رکوع سے اُٹھتے وقت کی تسمیع:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ.

اللہ نے اس شخص کی سُن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

قومہ کی تحمید:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔

سجدے کی تسبیح:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى.

پاک ہے میرا عالی شان رب۔

التحیات/تشہد:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ. اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○

ترجمہ:

تمام قولی عبادتیں، فعلی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ. اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ. اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

ترجمہ: اے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابرہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر۔ بے شک تو تعریف کا مستحق، بڑی بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر۔ بے شک تو تعریف کا مستحق، بڑی بزرگی والا ہے۔

درود شریف کے بعد کی دعا:

۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ. اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا، اور اس میں شک نہیں کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا، پس تو اپنی طرف سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرمادے، یقیناً تو ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

سلام:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت ہو۔

دعائے قنوت:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ، وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ ○ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ، وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ، وَنَخْشٰی عَذَابَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ○

ترجمہ: اے اللہ! ہم آپ سے مدد طلب کرتے ہیں، اور آپ سے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور آپ پر ایمان رکھتے ہیں، اور آپ پر بھروسہ کرتے ہیں، اور آپ کی اچھی تعریف کرتے ہیں، اور آپ کا شکر ادا کرتے ہیں، اور آپ کی ناشکری نہیں کرتے، اور ہم اس شخص سے الگ ہوتے ہیں اور اس کو چھوڑتے ہیں جو آپ کی نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں، اور آپ ہی کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں، اور آپ ہی کی طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں، اور آپ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ یقیناً آپ کا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

23 جُمادَی الاُولیٰ 1442ھ/8 جنوری 2021

03362579499